3324 ـ خیالی قصے کہانیاں پڑھنے اور خیالی اور علمی فلمیں دیکھنا

سوال

کیا خیالی روایات و قصے جن میں انسان کی پیدائش یا جانور اور انسان کی زندگی کے ارتقاء کا بیان ہوا ہے پڑھنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو یہ روایات و قصے جھوٹ پر مبنی ہوں، اور شرعی اور علمی و تجرباتی حقائق کو توڑ موڑ کر بیان کیا گیا ہو جیسا کہ ڈارون کا نظریہ ارتقاء ہے، تو مسلمان شخص کو ایسے روایات و قصہ پڑھنے سے اجتناب کرنا چاہیے، بلکہ اس کے علاوہ وہ کسی اور دوسری مفید چیز اور مفید علم، یا نیك و صالح عمل،اور حقیقی قصے اور تاریخ کے اوراق پڑھنے میں مشغول رہے.

بہت ساری خیالی فلمیں، اور خیالی روایات جسے وہ علمی خیالات کا نام دیتے ہیں اپنے اندر اکثر کفر سموئے ہوئے ہوتی ہیں، مثلا موت و حیاۃ کا معاملہ،اور کسی چیز کو عدم سے وجود دینا کسی مخلوق اور قدرت کے ہاتھ میں دینا، اور یہ کہ لیبارٹریوں میں سائنس دانوں کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا ممکن ہے، یا پھر زندگی ایك جامد جہان میں بنا دینا، یا جرثومہ کئی ہزار برس تك بےجان تھا، اور مستقبل کی طرف جانا، اور حاضر کی طرف پلٹنا، حالانکہ یہ سب کچھ محال ہے.

کیونکہ غیب تو اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا، اور ان میں سے بعض فلمیں اور روایات تو ان تاریخی حقائق سے بھی واضح طور پر متصادم ہیں جو قرآن مجید اور سنت نبویہ میں انسان کی پیدائش اور زمین پر اس کی زندگی کے متعلق بیان ہوئے ہیں.

تو پھر انسان اپنے نفس کو اس قسم کی خیالی روایات کا مطالعہ اور اس طرح کی خیالی فلموں کا مشاہدہ کر کے روطہ حیرت میں کیوں ڈالے جو اس کے عقیدہ و ایمان کو متزلزل کر کے رکھ دیں، یا پھر کم از کم اپنا وقت ان خرافات میں ضائع کر کے ایسی چیز میں مشغول ہو جائے جس کا کوئی فائدہ تك نہیں.

اگرچہ بعض لوگ اسے تفریح سمجھتے اور گرادنتے ہیں، کیونکہ کسی بھی حرام چیز کے ساتھ تفریح حاصل کرنا حرام ہے، اور مسلمان شخص کا وقت تو بہت ہی زیادہ قیمتی ہے کہ وہ اسے اس قسم کی خرافات میں ضائع کرتا پھرے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

آدمی کے اچھا مسلمان ہونا یہ ہے کہ وہ لا یعنی اشیاء کو ترک کر دے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2239)، صحیح الجامع حدیث نمبر (5911).

واللہ اعلم .